4923CH13

سبق – 13

بَہار کی ایک دوپہر

بے چین ہیں ہوائیں، بادل ہے ہلکا ہلکا
بھیڑیں چَرا رہی ہیں دوشیزگانِ صحرا
کچھ لڑکیاں چَنے کے کھیتوں میں گا رہی ہیں
کچھ پھوٗل چُن رہی ہیں کچھ ساگ کھا رہی ہیں
بوڑھا کسان اپنی گاڑی پہ جا رہا ہے
کھیتوں کو دیکھتا ہے اور سَر ہِلا رہا ہے
زیرِ قدم جو برگِ پژمُردہ آ رہے ہیں
ہر گام پر کُچل کر نغمے سُنا رہے ہیں

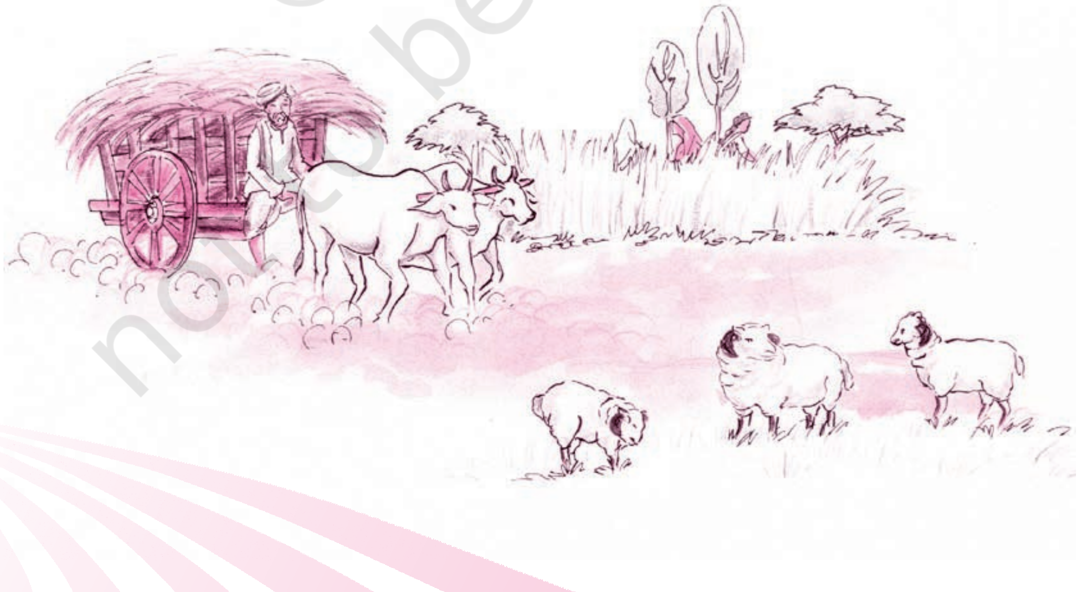

خورشید، بادلوں میں کَشتی جو کھے رہا ہے
کوّوں کا بولنا تک اک لُطف دے رہا ہے
کھیتوں پہ دُھندلی کرنیں چمک رہی ہیں
سرسبز جھاڑیوں میں چِڑیاں پُھدک رہی ہیں
سوٗرج ہے سر پہ، بادل سایہ کیے ہوئے ہیں
ٹھنڈی ہَوا کے جھونکے گرمی لیے ہوئے ہیں
غُنچے چٹک رہے ہیں گلزارِ زندگی کے
دَر کُھل رہے ہیں دِل پر اسرارِ زندگی کے

(جوشؔ ملیح آبادی)

مشق

1۔ پڑھیے اور سمجھیے:

دوشیزہ : لڑکی (واحد)
دوشیزگان : لڑکیاں (جمع)
صحرا : جنگل، ریگستان، بیابان
دوشیزگانِ صحرا : جنگل میں رہنے والی لڑکیاں
زیر : نیچے

قدم	پاؤں
زیرِ قدم	پاؤں کے نیچے، پیر کے نیچے
برگ	پتّا
پژمردہ	مرجھایا ہوا، اداس
برگِ پژمردہ	سوکھا ہوا پتّا
گام	قدم
خورشید	سورج
کھینا	کشتی چلانا
لطف	مزہ
سرسبز	ہری بھری
غنچے	کلیاں
گل زار	باغ
گلزارِ زندگی	زندگی کا باغ
اسرار	بھید، راز
اسرارِ زندگی	زندگی کے راز، زندگی کے بھید
در	دروازہ

2۔ سوچیے اور بتائیے:

1۔ نظم کے پہلے دو اشعار میں کس منظر کا بیان کیا گیا ہے؟

2۔ کسان کھیتوں کو دیکھ کر اپنا سر کیوں ہلا رہا ہے؟

3۔ پتّے کس طرح نغمہ سنا رہے ہیں؟

4۔ ”خورشید بادلوں میں کشتی جو کھے رہا ہے“ سے کیا مراد ہے؟

3۔ مصرعوں کے سامنے لکھے ہوئے لفظوں میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہ میں بھریے:

1۔ .... چرا رہی ہیں دوشیزگانِ صحرا (بکریاں/گائیں/بھیڑیں)

2۔ بوڑھا کسان اپنی .... پہ جا رہا ہے (سائیکل/گاڑی/اسکوٹر)

3۔ خورشید .... میں کشتی جو کھے رہا ہے (دریا/بادلوں/میدانوں)

4۔ سرسبز جھاڑیوں میں چڑیاں .... رہی ہیں (پھُدک/لٹک/مچل)

5۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے .... لیے ہوئے ہیں (پانی/سردی/گرمی)

4۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

بادل پھول کرنیں ہوا گرمی

5۔ نظم کے مطابق شعر مکمل کیجیے:

1۔ .... بھیڑیں چَرا رہی ہیں دوشیزگانِ صحرا

2۔ کچھ لڑکیاں چنے کے کھیتوں میں گا رہی ہیں ....

3۔ .... ہر گام پر کچل کر نغمے سنا رہے ہیں

4۔ خورشید ، بادلوں میں کشتی جو کھے رہا ہے ....

5۔ .... درکھل رہے ہیں دل پر اسرارِ زندگی کے

6۔ مثال کے مطابق نیچے دیے ہوئے مرکّب لفظوں کو آسان بنا کر لکھیے:

مثال: زیرِقدم	قدم کے نیچے
صبحِ بنارس	....
شامِ اودھ	....
شبِ مالوہ	....
دردِسر	....
زیرِآسماں	....

7۔ غور کیجیے:

اس نظم میں دوشیزگانِ صحرا، گلزارِ زندگی، اسرارِ زندگی جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ایسے لفظوں کو مرکّب لفظ کہتے ہیں۔ یہ دو لفظوں سے مل کر بنائے جاتے ہیں۔ ان کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے لفظ کے آخر میں زیر (ـِ) لگاتے ہیں اور دوسرے لفظ سے ملا کر پڑھتے ہیں۔ اس زیر کو اضافت کہتے ہیں جس کا مطلب 'کا'، 'کی' یا 'کے' ہوتا ہے۔

8۔ عملی کام:

☆ اس نظم میں شاعر نے جو منظر بیان کیا ہے اسے اپنے الفاظ میں لکھیے۔